خلاصۃ التجوید

تالیف

حضرت صاحب الفضیلۃ الاُستاذ الجلیل

المقری اظہار احمد التھانوی

قرأت اکیڈمی ®
لاھور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ورتل القرآن ترتیلا

اصولِ تجوید پر آسان مختصر اور تمام ضروریات پر مشتمل ایک جامع کتاب

خلاصۃ التجوید

معہ درس

تالیف

حضرت صاحب الفضیلۃ الاستاذ الجلیل

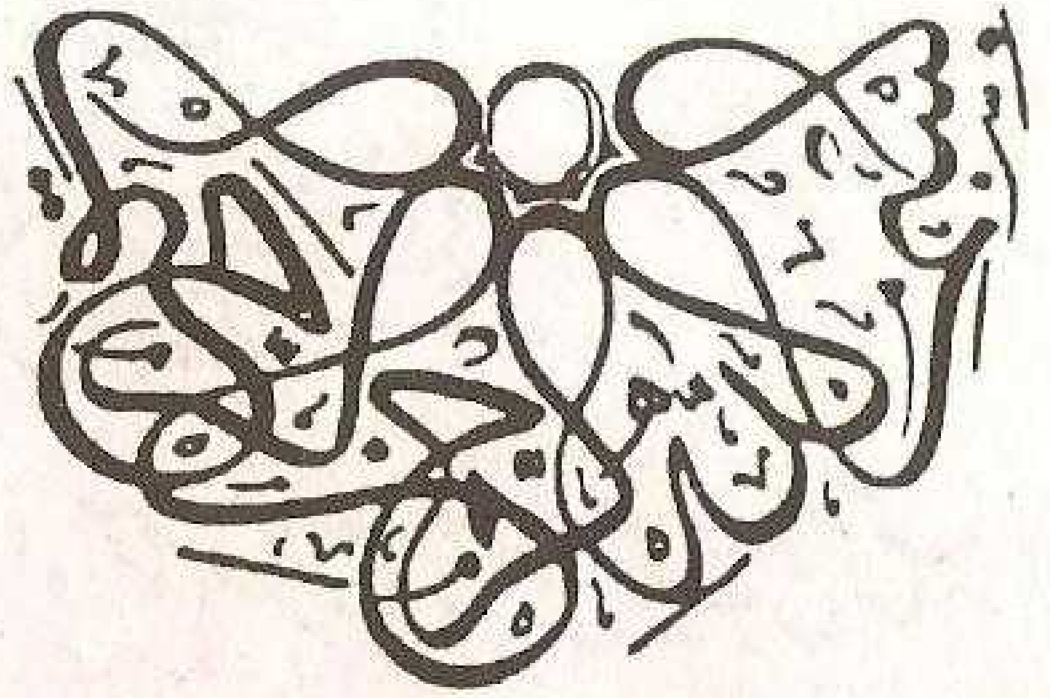
المقری اظہار احمد التھانوی

شیخ عموم المقاری : بالدیار الباکستانیۃ

قراءت اکیڈمی

28-الفضل مارکیٹ 17-اردو بازار-لاہور

فون: 7122423



انتباہ

نام کتاب	------------	خلاصة التجويد
مصنف	------------	فضیلۃ الشیخ المقری اظہار احمد التھانویؒ
طابع وناشر	------------	قرآءت اکیڈمی اردو بازار لاہور
سرورق	------------	حضرت نفیس رقم صاحب مدظلہ العالی
کمپوزنگ و	------------	**یونیک گرافکس**
ڈیزائن سرورق	------------	الفضل مارکیٹ' اردو بازار لاہور

قرآءت اکیڈمی کی مطبوعات درج ذیل جگھوں پر بھی دستیاب ہیں

کراچی	علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی
لاہور	ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور
	نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور
	مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
بہاولپور	پاکستان بک کمپنی شاہی بازار بہاولپور
	مکتبہ صدیقیہ نورمحل روڈ بہاولپور
کوئٹہ	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
	مکتبہ ماجدیہ عیدگاہ طوغی روڈ کوئٹہ
پشاور	کتب خانہ اکرمیہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور
صوابی	المکتبۃ الاظہاریہ اندرون جامعہ رحیمیہ ترکئی ضلع صوابی
راولپنڈی	کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
گوجرانوالہ	مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
منگورہ	مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیو روڈ منگورہ
	مکتبہ القرآن والحدیث نیو روڈ منگورہ

قرآءت اکیڈمی' ۲۸-الفضل مارکیٹ' ۷ اردو بازار لاہور

گذارش

خلاصۃ التجوید میں دو امر پیش نظر ہیں عبارت سلیس اور آسان ہو' اصطلاحات کی تعریف مختصر لفظوں میں جامع و مانع ہو' اس مقصد میں مجھے کہاں تک کامیاب ہوئی؟ اس کا فیصلہ محقق اساتذۂ فن پر چھوڑتا ہوں۔

جائے استاد خالیست کے مطابق اصطلاحات کی تشریح کرنا' اور عبارت کا مفہوم طلبہ کے ذہنوں کے قریب لے آنا استاد کی یہ ذمہ داری بہر حال اس کتاب کو پڑھاتے ہوئے بھی اپنی جگہ باقی رہے گی۔ البتہ مختصر ہونے کی وجہ سے طلبہ کو اس کا یاد کر لینا آسان ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

ہمارے مدارس میں اس وقت تجوید کی جو کتابیں بطور نصاب کے پڑھائی جا رہی ہیں وہ اپنی جگہ نہایت مناسب مقام رکھتی ہیں۔ البتہ خلاصۃ التجوید کو اگر بطور امدادی کتاب کے طلبہ اپنے مطالعہ میں رکھیں گے تو ان کی استعداد کو نکھارنے میں یہ کتاب بہترین دوست ثابت ہوگی سکولوں میں بڑی کلاسوں میں زیر تعلیم بچوں کو اگر یہ کتاب پڑھائی جائے تو میرے خیال میں بڑی مفید ثابت ہوگی۔

اساتذہ سے یہ درخواست ضروری سمجھتا ہوں کہ جو سبق پڑھائیں' قرآن شریف میں اس کا اجراء خوب کرائیں۔ تجربہ سے یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ قواعد کو سمجھنے اور یاد ہو جانے میں اجراء یعنی زبانی سوالات وجوابات کا سلسلہ بہت مفید ہے۔

الشیخ المقری اظہار احمد التھانویؒ

ماہ محرم ۱۳۹۸ھ سابق استاذ عالمی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

وسابق صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن لاہور

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

پہلا سبق

ابتدائی باتیں

س- علم تجوید سے کیا مراد ہے؟

ج- تمام عربی حرفوں کو ان کے مخارج اور صفاتِ لازمہ وعارضہ کے ساتھ ادا کرنا۔

س- مخارج کا کیا مطلب ہے؟

ج- مخارج، مخرج کی جمع ہے، یعنی نکلنے کی جگہ۔

س- مخارج کے کتنے مواقع ہیں؟

ج- پانچ (۱) جوف یعنی منہ کا خلا (۲) حلق، (۳) زبان، (۴) ہونٹ (۵) خیشوم۔ ان کو اصولِ مخارج کہتے ہیں۔

س- صفات سے کیا مراد ہے؟

ج- جن کیفیتوں کے ساتھ حرفوں کو بولا جائے ان کیفیتوں کو صفات کہتے ہیں، صفات، صِفَتْ کی جمع ہے۔

نوٹ- لازمہ وعارضہ کی تعریفیں آگے آئیں گی۔



دوسرا سبق

عربی حروف

س- عربی زبان میں کتنے حروف ہیں؟

ج- کل انتیس-جو مخارج کی ترتیب کے مطابق اس طرح ہیں-

الف	ء	ہ	ع	ح
غ	خ	ق	ك	ج
ش	ی	ض	ل	ن
ر	ط	د	ت	ظ
ذ	ث	ص	ز	س
ف	و	ب	م	



تیسرا سبق

تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا ضروری ہے

س : قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا کیوں ضروری ہے ؟

ج : ہر زبان کو جب ہی صحیح بولنا کہا جائے گا جب وہ اہل زبان کے طریقے کے مطابق ہو- قرآن مجید عربی میں ہے اس لیے عربوں کے طریقہ پر پڑھا جانا ضروری ہے' اگر ان کے طریقہ سے حروف ادا نہ ہوئے تو قرآن کی عربیت باقی نہ رہے گی-

یا اللہ تعالیٰ کی مراد کے خلاف مطلب پیدا ہو جائے گا مثلاً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہو وہ اللہ ایک ہے) کی جگہ کُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌO (کھاؤ وہ اللہ ایک ہے)

اس طرح قلب (دل) کلب (کتا) نَصْر (مدد) نَسْر (گدھ) خلَقَ (پیدا کیا) حَلَقَ (سر مونڈا) یعنی حرف بگڑنے سے معنیٰ بگڑ جاتے ہیں-

س : تجوید کی ضرورت کو قرآن سے ثابت کریں-

ج : فرمایا گیا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاO یعنی قرآن کو صاف صاف پڑھو- صاف پڑھنا یہی ہے کہ ہر حرف مخرج و صفات سے ادا ہو' ورنہ آواز ہرگز صاف نہ کہلائے گی' بلکہ غیر عربی ہو گی-

س : حدیث سے ثابت کریں!

ج : حدیث میں ہے' اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَأَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ اللہ تعالیٰ کو یہ ہی پسند ہے کہ قرآن جس طرح اترا' اسی طرح پڑھا جائے-

(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ)

چوتھا سبق

غلط پڑھنے کا حکم

س : تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

ج : موٹی اور نمایاں غلطی کو لحنِ جلی اور معمولی غلطی کو لحنِ خفی کہتے ہیں۔لحنِ جلی حرام ہے اور لحنِ خفی مکروہ۔

س : لحنِ جلی کیا ہے؟

ج : لحن جلی چار طرح کی غلطیاں کہلاتی ہیں۔

(۱) ایک حرف کا دوسرے سے بدل جانا مثلاً اَلْحَمْدُ کو اَلْهَمْدُ پڑھنا۔

(۲) کسی حرف کا بڑھانا مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ کو بِیْسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔

(۳) کوئی حرف کم کر دینا مثلاً لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ پڑھنا۔

(۴) حرکات و سکنات میں کوئی سی بھی غلطی جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلَحَمْدُ پڑھنا۔

س : لحنِ خفی کیا ہوتی ہے؟

ج : صفات عارضہ کی غلطی کو لحنِ خفی کہتے ہیں مثلاً رَبُّنَا میں راء باریک پڑھی۔



پانچواں سبق

تلاوت کس طرح شروع ہوتی ہے؟

س : ابتدا کی صورتیں بیان کریں؟

ج : ابتدا کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ابتداء تلاوت ابتداءِ سورت (یعنی کسی سورت سے پڑھنا شروع کرے)

(۲) ابتداءِ تلاوت درمیان سورت (یعنی کسی سورت کے درمیان سے پڑھنا شروع کرے)

(۳) ابتداءِ سورت درمیان تلاوت (تلاوت کرتے کرتے کوئی سورت شروع کرے)

س : ان تینوں صورتوں کا حکم بیان کریں۔

ج : اول میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم دونوں کا پڑھنا ضروری ہے!!

دوسری صورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھی جائے' بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے چاہے نہ پڑھے۔

تیسری صورت میں صرف بِسْمِ اللّٰه پڑھے۔

نوٹ : لیکن سورہ بَرَاءَةٌ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰه بالکل نہ پڑھے۔



چھٹا سبق

مخارج سے پہلے کچھ ضروری باتیں

س: متحرک کسے کہتے ہیں؟

ج: زبر یا زیر یا پیش والے حرف کو متحرک کہتے ہیں۔

س: ساکن کا کیا مطلب ہے؟

ج: حرف پر کوئی حرکت نہ بولی جائے تو وہ ساکن ہے۔

س: جَوفِ دہن کیا ہوتا ہے؟

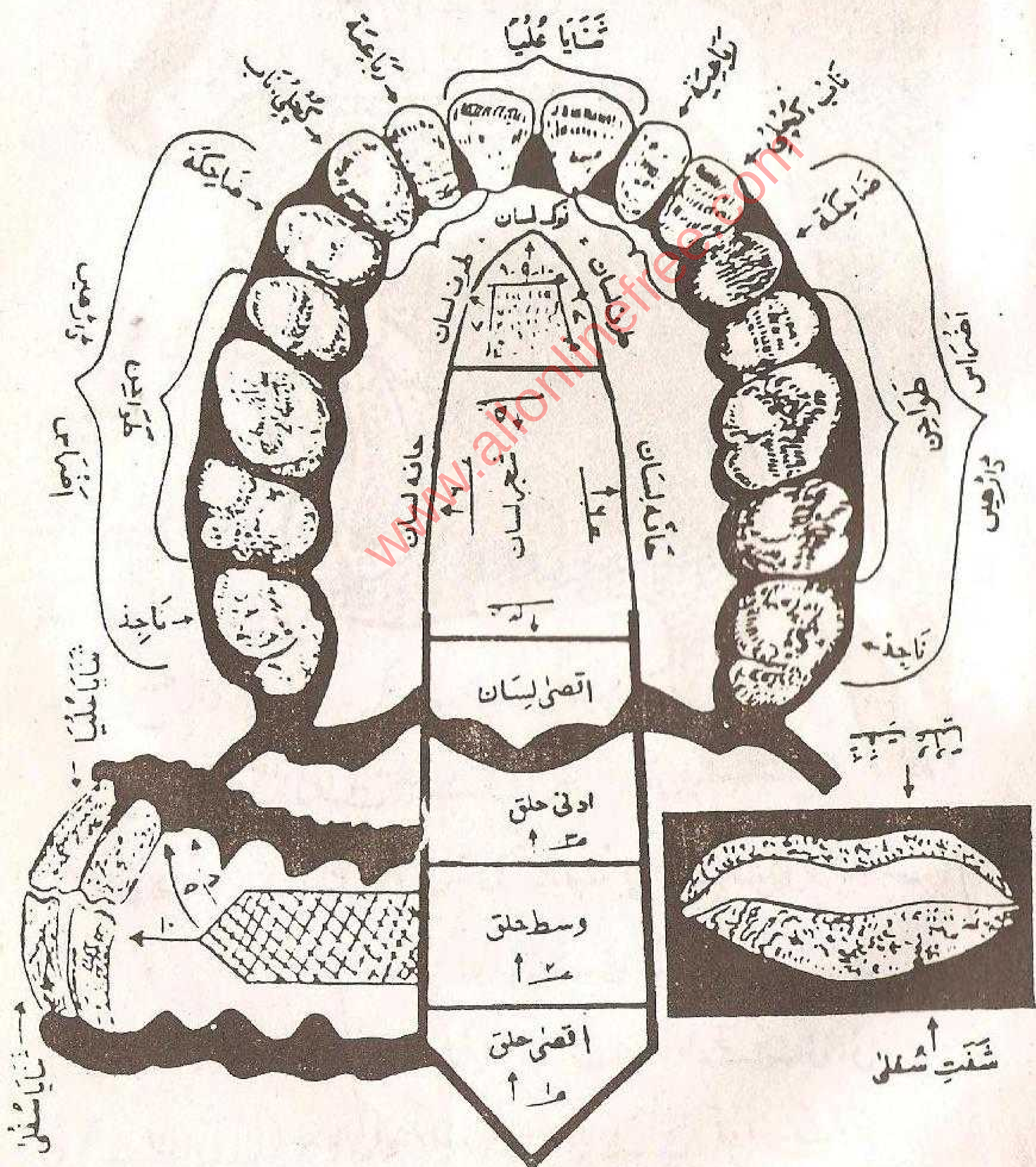
ج: گلے، منہ اور ہونٹوں کے خالی حصہ کو جَوفِ دہن کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ زور سے خالی آواز نکالی جائے اس طرح کہ آواز گلے یا زبان یا ہونٹوں کے کسی خاص حصہ پر نہ ٹھہرے بلکہ سینہ کی طرف سے شروع ہو کر ہونٹوں سے باہر نکل جائے۔ سینہ سے ہونٹوں تک اس کھلے حصہ کو جوف دہن (منہ کا خالی حصہ) کہا جاتا ہے۔

س: داڑھوں اور دانتوں کے نام بتلائیں؟

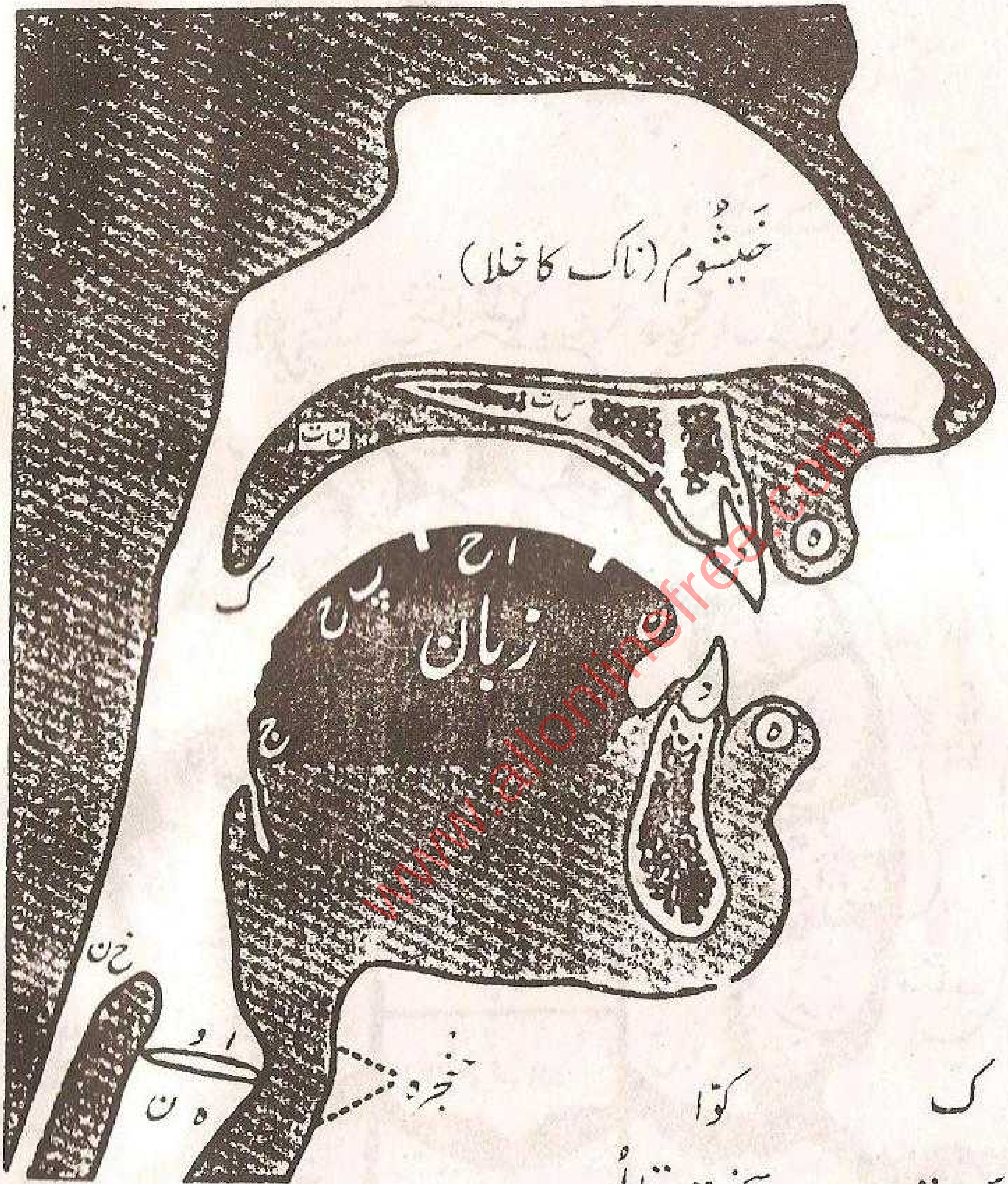
ج: کل چھ نام ہیں۔ تین دانتوں کے، اور تین داڑھوں کے۔

دانتوں کے نام: ثَنَایَا، رَبَاعی، اَنیاب

نقشہ مخارج


ثنایا علیا
رباعیہ
رباعیہ
ضاحکہ
ضاحکہ
نوک لسان
طرف لسان
حافہ لسان
حافہ لسان
وسط لسان
اقصیٰ لسان
ادنیٰ حلق
وسط حلق
اقصیٰ حلق
ناجذ
ناجذ
اضراس
شفتِ سفلیٰ
ثنایا سفلیٰ
ثنایا علیا

اعضائے صوت



ک	کوّا		
س ت	سخت تالو		
ن ت	نرم تالو	پ ح	(زبان کا) پچھلا حصہ
د	دانت	ج	(زبان کی) جڑ
د	ہونٹ	خ ن	خوراک کی نالی
ن	(زبان کی) نوک	ا و	آواز کے وتر
اح	(زبان کا) اگلا حصہ	ہ ن	ہوا کی نالی

داڑھوں کے نام : ضَوَاحِک ' طَوَاحِن ' نَوَاجِذ

س : دانتوں کے ناموں کی تفصیل

ج : دانت کل بارہ ہوتے ہیں جن کے نام یہ ہیں :

بالکل سامنے اوپر نیچے چار دانت ثنایا' اوپر کے دو ثنایا علیا نیچے کے ثنایا سُفلی ثنایا کے برابر والے' اوپر نیچے دونوں جانب کے چار دانت رَباعی ہیں۔ رَباعی کے ساتھ والے اوپر نیچے دونوں جانب نوکدار چار دانت اَنیاب ہیں۔

س : داڑھوں کے نام بتلائیں۔

ج : داڑھیں کل بیس ہوتی ہیں۔ نام صرف تین ہیں۔ اس طرح کہ انیاب کے ساتھ والی اوپر نیچے دونوں جانب چار داڑھیں ضَواحِک ہیں' ان کے ساتھ والی تین تین داڑھیں اوپر نیچے منہ کے دونوں جانب کل بارہ داڑھیں طَواحِن ہیں۔ طَواحِن کے ساتھ والی اوپر نیچے دونوں جانب بالکل آخری چار داڑھیں نَواجِذ ہیں۔ داڑھوں کا نام اَضْراس ہے۔ ضِرس کی جمع۔

نوٹ : ضَواحِک ہنسنے والی یعنی جو ہنسی میں نظر آتی ہیں۔ طَواحِن پیسنے والی ہیں' یعنی کھاتے ہوئے چیزوں کو پیستی ہیں۔

نوٹ : حرفوں کے ادا کرنے میں صرف اوپر کے داڑھ اور دانت ہی کام آتے ہیں' نیچے کے دانتوں اور داڑھوں کا حرفوں کی ادا سے کوئی تعلق نہیں' ہاں سامنے والے نیچے کے دو دانت کچھ حرفوں کے

مخرج میں کام آتے ہیں- جیسا کہ معلوم ہو گا-

س : حافہ کیا ہے؟

ج : زبان کا وہ دائیں بائیں اندرونی کنارہ جو گالوں میں چھپا ہوتا ہے اور داڑھوں سے لگتا ہے-

س : خیشوم کیا ہے؟

ج : ناک کا اوپر والا اندرونی حصہ

س : ادنیٰ حافہ کیا ہے؟

ج : حافہ کا وہ اگلا حصہ جو ضواحِک سے لگے-

س : طرفِ لسان کیا ہے؟

ج : (حافہ کے سوا) زبان کے سامنے والا وہ گول کنارا جو بارہ دانتوں سے لگے-

س : راسِ لسان کیا ہے؟

ج : سامنے والی زبان کی نوک جو ثنایا سے لگے-

س : لہات کیا ہے؟

ج : حلق کی طرف تالو کے آخر میں نرم حصہ-

س : اِطباقِ شفتین سے کیا مراد ہے؟

ج : دونوں ہونٹوں کا بند کرنا-

س : اِنضمامِ شفتین کیا ہے؟

ج : دونوں ہونٹوں کا گول ہونا۔

س : اَقصیٰ حلق کیا ہے؟

ج : سینہ سے ملا ہوا گلے کا آخری حصہ۔

س : وسط حلق کیا ہے؟

ج : گلے کا درمیانی حصہ۔

س : ادنیٰ حلق کیا ہے؟

ج : منہ کی طرف گلے کا اوپر والا حصہ۔



ساتواں سبق

مخارج

س : مخرج کیا ہے؟

ج : حلق، زبان یا ہونٹوں میں جس جگہ سے حرف کی آواز پیدا ہو۔

س : مخرج کتنے ہیں؟

ج : انتیس حرفوں کے سترہ مخرج ہیں۔

س : سترہ مخارج کی تفصیل کیا ہے؟

ج : پہلا مخرج۔ جوفِ دہن، اس سے واو مدہ یاء مدہ اور الف نکلتے ہیں۔

دوسرا مخرج۔اقصیٰ حلق اس سے ء اور ہ نکلتے ہیں۔

تیسرا مخرج۔وسط حلق اس سے ع، ح نکلتے ہیں۔

چوتھا مخرج۔ادنیٰ حلق اس سے غ، خ نکلتے ہیں۔

پانچواں مخرج۔زبان کی جڑ اور لہات اس سے قاف نکلتا ہے۔

چھٹا مخرج۔ قاف کے مخرج سے ذرا نیچے زبان کی جڑ اور لہات اس سے کاف نکلتا ہے۔

ساتواں مخرج۔زبان کا بیچ اور سامنے والا تالو اس سے جیم، شین، یاء متحرک اور یاء لین نکلتے ہیں۔

آٹھواں مخرج۔ زبان کا حافۂ اور اوپر والی پانچ داڑھیں اس سے

ض نکلتا ہے۔

نواں مخرج-ادنیٰ حافّہْ مع طرفِ لسان اور اوپر والے دانتوں اور ضوَاحِک کے مسوڑھے اس سے لام نکلتا ہے۔

دسواں مخرج-طرفِ لسان اور دانتوں کے مسوڑھے اس سے نون نکلتا ہے۔

گیارہواں مخرج- طرفِ لسان کی پشت اور دانتوں کے مسوڑھے اس سے را نکلتی ہے۔

بارہواں مخرج-زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ اس سے طاء' دال' اور تاء نکلتے ہیں۔

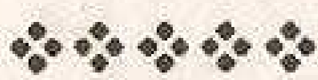
تیرہواں مخرج-زبان کی نوک اور ثنایاعُلیا کا کنارا' اس سے ظاء ذال' ثاء نکلتے ہیں۔

چودہواں مخرج-زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارا مع اتصال ثنایا عُلیا اس سے صاد' زا' سین نکلتے ہیں۔

پندرہواں مخرج-ثنایا عُلیا کا کنارا اور نچلے ہونٹ کا اندرونی حصہ اس سے فاء نکلتا ہے۔

سولھواں مخرج-دونوں ہونٹ اس سے واوٗ متحرک ولین اور باء میم نکلتے ہیں-(باء' میم اطباقِ شفتین سے اور واوٗ اِنضمام شفتین سے)

سترہواں مخرج-خَیشوم اس سے غنہ نکلتا ہے۔



آٹھواں سبق

واوٗ یاءٗ الف اور ہمزہ کی صورتیں

س : حروف مدہ کی تشریح کریں۔

ج : حروف مدہ تین ہیں الف' واوٗ یاء۔(۱) الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔ جیسے قَالَ (۲) واوٗ جب ساکن اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے اَعُوْذُ (۳) یاء جب ساکن اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے دِیْن۔

س : واوِ لین کیا ہوتی ہے؟

ج : واوٗ ساکن اس سے پہلے زبر جیسے یَوْم

س : واو متحرک کیا ہے؟

ج : زبر یا زیر یا پیش والا واوٗ جیسے وَمَا یہ دونوں واوٗ سولھویں مخرج سے نکلتی ہیں۔

س : یاءِ لین کیا ہے؟

ج : یاءِ ساکن اس سے پہلے زبر جیسے غَیْر

س : یاءِ متحرک کیا ہے؟

ج : زبر یا زیر یا پیش والی یاء جیسے مَرْیَمْ۔ یہ دونوں یاء ساتویں مخرج سے نکلتی ہیں۔

س : الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے؟

ج : الف نرمی سے اور ہمزہ جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے اس لیے اَ اِ اُ اور مَاْکُوْل میں ہمزہ ہے اور کَانَ میں الف ہے۔

نوٹ : الف ہمیشہ ساکن اس سے پہلے زبر ہوتا ہے اور درمیان یا آخر میں آتا ہے شروع میں نہیں۔

کل ۲۹ حروف ہیں اور ان کے 17 مخارج ہیں۔

نواں سبق

مخرجوں کے مطابق حرفوں کے نام

س: حرفوں کے ناموں کی تفصیل بتلائیں؟

ج: پہلے مخرج والے تین حروف واوٗ الف یاء حروفِ مدہ

مخرج نمبر ۲، ۳، ۴ والے چھ حروف ء ہ، ع ح، غ خ، حروف حلقِیّہ

مخرج نمبر ۵، ۶ والے دو حرف ق، ك حروف لہاتیہ

مخرج نمبر ۷ والے تین حروف ج، ش، ی حروف شجریہ

مخرج نمبر ۸ والا ایک حرف ض حافِیّہ

مخرج نمبر ۹، ۱۰، ۱۱ والے تین حروف ل، ن، ر طرْفِیّہ

مخرج نمبر ۱۲ والے تین حروف ط، د، ت نِطْعِیَّہ

مخرج نمبر ۱۳ والے تین حروف ظ، ذ، ث لِثْوِیّہ

مخرج نمبر ۱۴ والے تین حروف ص، ز، س صَفِیْرِیَّہ

مخرج نمبر ۱۵، ۱۶ والے چار حروف ف، واؤ، ب، م شَفَوِیّہ

غنہ والے دو حرف ن، میم حروفِ غُنَّہ



دسواں سبق

صفات

س : صِفتْ سے کیا مراد ہے؟

ج : حرف کو مخرج سے ادا کرتے وقت پائی جانے والی کیفیت کو صِفتْ کہتے ہیں۔صِفَتْ کی جمع صفات ہے۔

س : صِفتْ کی قسمیں کتنی ہیں؟

ج : پہلے صفت کی دو قسمیں ہیں : (۱) صِفَتْ لازمہ (۲) صِفَتْ عارضہ۔

س : صِفتْ لازمہ کیا ہوتی ہے؟

ج : صِفَتْ لازمہ وہ کیفیت ہے جو حرف میں ہمیشہ پائی جائے' اگر وہ ادا نہ ہو تو حرف' حرف نہ رہے یا ناقص ادا ہو۔

س : صِفتْ عارضہ کیا ہوتی ہے؟

ج : صفت عارضہ حرف کی وہ کیفیت جو اس میں کبھی ہو اور کبھی نہ ہو اور اگر ادا نہ ہو تو حرف وہی رہے مگر حرف کی خوبصورتی نہ رہے جیسے راء موٹی پڑھنے کی جگہ باریک پڑھی جائے۔

نوٹ : صِفات عارضہ کا بیان' صفاتِ لازمہ کے بعد آئے گا۔



گیارہواں سبق

صفات لازمہ کی تشریح

س : صِفاتِ لازمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : صِفاتِ لازمہ کی پہلے دو قسمیں ہیں۔(۱)صِفاتِ لازمہ متضادہ (۲)صِفاتِ لازمہ غیر متضادہ۔

س : صِفاتِ لازمہ متضادہ سے کیا مراد ہے؟

ج : یعنی حرف میں پائی جانے والی وہ لازمی کیفیتیں جو اپنے مطلب میں ایک دوسرے کی مقابل ہوں۔

س : مقابل ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج : مقابل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ نہ تو کوئی حرف ان سے خالی ہو اور نہ کسی حرف میں وہ دو مقابل صفتیں جمع ہوتی ہوں' دونوں میں سے ایک صِفَت کا ہر حرف میں پایا جانا ضروری بھی ہو مگر ایک حرف میں وہ دونوں جمع بھی نہ ہوتی ہوں۔ مثلاً سخت اور نرم ہونا یہ صفتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں انتیس حرفوں میں سے کوئی حرف ان دو صفتوں سے خالی نہیں ہو سکتا' یعنی ایسا نہ ہو گا کہ کوئی حرف نہ سخت ہو نہ نرم بلکہ کوئی ایک صِفَت ضرور ہو گی۔ ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ دونوں کسی ایک حرف میں جمع بھی نہ ہو سکیں گی۔ کیونکہ جمع ہونے کا یہ مطلب ہو گا کہ وہ حرف سخت بھی ہے اور نرم بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

س : صفات لازمہ غیر متضادہ سے کیا مراد ہے؟

ج : حرفوں کی وہ لازمی اور ضروری صفتیں کہ پائی جانی تو ضروری ہیں مگر اپنے مطلب میں وہ ایک دوسری سے بالکل جدا جدا ہیں ضدیت اور تقابل ان میں نہیں ہوتا۔

بارھواں سبق

صفاتِ لازمہ متضادہ کا سادہ مفہوم

س : صفاتِ لازمہ متضادہ کتنی ہیں؟

ج : صفاتِ لازمہ متضادہ دس ہیں۔

س : ان صفاتِ متضادہ کا مختصر مفہوم کیا ہے؟

ج : یہ پانچ کیفیتیں ہیں جن میں تقابل سے یہ دس قسمیں بنتی ہیں۔

(۱) آواز اونچی نیچی

(۲) آواز میں سختی نرمی

(۳) موٹا باریک ہونا

(۴) منہ بھر کر یا کھل کر نکلنا

(۵) آواز پھسلنے یا جمنے والی ہونا۔



تیرھواں سبق

صفاتِ لازمہ متضادہ کی تعریف

س : دس صفاتِ لازمہ متضادہ کے اصطلاحی نام اور تعریفیں بتلائیں؟

ج : (۱) ہَمْس : حرف کی آواز ایسی کمزور ہو کہ اس میں پستی پائی جائے۔ ایسے حروف دس ہیں جو اس جملہ میں جمع ہیں۔

فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ

ف ح ث ہ ش خ ص س ک ت

(۲) جَہْر : اس کی ضد جہر ہے یعنی حرف کی آواز ایسی قوت سے نکلے کہ اس میں بلندی ہو باقی انیس حروف مجہورہ ہیں۔

---

(۳) شدّت : حرف کی آواز میں ایسی سختی ہو کہ سکون کی حالت میں آواز بند ہو جائے۔ ایسے حروف آٹھ ہیں جو اس جملہ میں پائے جاتے ہیں۔ أَجِدُكَ قَطَبْتَ

ا ج د ک ق ط ب ت

(۴) رِخْوَتْ : (شدت کی ضد) حرف کی آواز میں ایسی نرمی ہو کہ سکون کی حالت میں اس کی آواز جاری رہ سکے۔ پانچ حروف لِنْ عُمَرُ اور آٹھ حروف أَجِدُكَ قَطَبْتَ کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ ہیں۔

(۵) تَوَسُّط : شدت اور رِخْوَتْ کے درمیان ہونا یہ پانچ حروف ہیں جو لِنْ عُمَرُ میں جمع ہیں۔

ل ن ع م ر

---

(۵) اِسْتِعْلاء : حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف اٹھے یہ حروف مُستعلیہ سات ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ

خ ص ض غ ط ق ظ

نوٹ : اس صفت کی وجہ سے حرف کی آواز موٹی ہو جاتی ہے۔

(٦) اِسْتِفَال : حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر نہ اٹھے۔ مستعلیہ کے سوا سب حروف مستفلہ ہیں۔

----

(۷) اِطْبَاق : درمیان زبان تالو کو ڈھانپ دے یعنی آواز منہ بھر کر نکلے یہ چار حروف ہیں۔ ص ض ط ظ۔

(۸) اِنْفِتَاح : درمیان زبان اور تالو کھلا رہے یعنی آواز کھل کر نکلے۔ مطبقہ کے سوا باقی حروف منفتحہ ہیں۔

نوٹ : اطباق کی وجہ سے حرف خوب موٹا ہو کر نکلتا ہے۔ موٹائی کو تفخیم اور باریکی کو ترقیق کہتے ہیں۔

----

(۹) اِذْلَاق : حرف کا پھسلتے ہوئے جلدی سے ادا ہو جانا یہ حروف چھ ہیں فَرَّ مِنْ لُبٍّ۔

ف ر م ن ل ب

(۱۰) اِصْمَات : حرف کا ٹھہراؤ اور جماؤ سے نکلنا مذلقہ کے سوا باقی تمام حروف مصمتہ ہیں۔



چودھواں سبق

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

س : صفات لازمہ غیر متضادہ کی قسمیں بیان کریں؟

ج : (۱) قلقلہ : ساکن ہونے کی حالت میں آواز کا ہلنا یہ پانچ حروف ہیں۔قُطْبُ جَدٍّ۔

(۲) تَفَشِّیْ : منہ میں آواز پھیلنا یہ صفت صرف شین میں ہوتی ہے۔

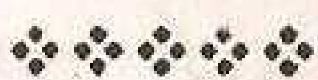
(۳) استطالت : زبان کو دراز کر کے حافہ کو اوپر کی پانچوں داڑھوں پر لگانا۔یہ صفت صرف ضاد میں ہوتی ہے۔

(۴) صفیر : حرفوں میں سیٹی کی سی آواز نکلنا ص ز س تین حرفوں میں یہ صفت ہوتی ہے۔

(۵) لین : واوِ لین اور یاءِ لین کو ایسی نرمی سے ادا کرنا کہ آواز بند نہ ہو۔

(۶) انحراف : یہ صِفت لام اور راء میں ہوتی ہے۔یعنی لام وراء میں سے ہر ایک اپنی ادائیگی میں ایک دوسرے کے مخرج کی طرف کو مائل ہوتا ہے۔

(۷) تکریر : راء ادا کرتے وقت کنارۂ زبان میں کپکپی سی ہونا!!



فوائد

س : صفات کا کیا فائدہ ہے؟

ج : صفات حرفوں کی آوازوں کو واضح اور صاف کرتی ہیں جن حرفوں کے ایک ہی مخرج ہیں مثلاً حروفِ شجریہ 'نطعیہ' لِثَوِیہ' صفیریہ وغیرہ ان حرفوں کا آپس میں فرق مخرج سے نہیں بلکہ صفات سے ہوتا ہے مثلاً طا اور تا کا مخرج ایک ہی ہے طا کو تاء سے جدا کرنے والی وہ صفات سمجھی جائیں گی جو طاء میں ہوں اور تاء میں نہ ہوں یعنی جہر' استعلاء' اطباق' قلقلہ' طاء کی وہ مخصوص صفتیں ہیں جو صرف طاء میں ہیں تاء میں نہیں۔اسی طرح تاء کی مخصوص صفات ہمس' استفال' انفتاح' تاء کو طاء کی آواز سے جدا کرنے والی سمجھی جائیں گی' ان صفات کو ممیّزہ کہا جاتا ہے۔

س : صفاتِ ممیّزہ کی کیا تعریف ہے؟

ج : وہ صفات لازمہ جو ایک مخرج کے حرفوں میں فرق کرتی ہوں۔

س : صفات میں قوی اور ضعیف کون سی ہیں؟

ج : مذکورہ سترہ صفات میں سے ھمس' رخوت' استفال' انفتاح' اذلاق اور لین ضعیف ہیں باقی تمام قوی ہیں۔

س : حرفوں میں قوی اور ضعیف کون سے ہیں؟

ج : اس کا مدار ان صفات پر ہے جو اس حرف میں پائی جاتی ہوں غور کرنے سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ حروف پانچ قسم کے ہیں :

(۱) اَقوٰی : ایسا حرف جس میں تمام صفات قوی ہی ہوں یا اکثر قوی ہوں صرف ایک ضعیف ہو مثلاً ط' ق!

(۲) اضعف : وہ حرف جس میں تمام صفات ضعیف ہی ہوں مثلاً فاء یا ایک قوی ہو باقی تمام ضعیف ہوں مثلاً ھاء—

(۳) قوی : جس حرف میں زیادہ صفات قوی ہوں ضعیف کم ہوں جیسے جیم!

(۴) ضعیف : جس حرف میں زیادہ صفات ضعیف ہوں قوی کم ہوں مثلاً خاء !

(۵) متوسط : جس میں دونوں قسم کی صفات ایک جیسی ہوں مثلاً ب !

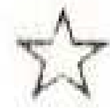


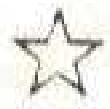
پندرھواں سبق

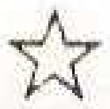
صفاتِ عارضہ

س: صفاتِ عارضہ کی تعریف اور اس کے مباحث پر روشنی ڈالیں۔

ج: صفات صِفت کی جمع ہے بمعنی کیفیت عارضہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ حرف میں یہ کیفیت کسی سبب سے پیدا ہوتی ہے اور یہ سبب عارضی ہوتا ہے کبھی ہے اور کبھی نہیں تو خود یہ صفت بھی عارضی ہوتی ہے صفاتِ عارضہ والے حروف یا مباحث یہ ہیں:

 لامِ اللّٰہ اور اَللّٰھُمَّ

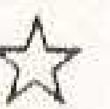
 را

 الف

 نونِ ساکنہ و تنوین اور نونِ مشدد

 میم ساکنہ و مشدد

 ہمزہ

 لامِ اَل

 ادغام و اظہار

 حروفِ مدو لین

 اجتماعِ ساکنین

 ہاءِ ضمیر

سولھواں سبق

لفظ اَللّٰہ کا لام

س : اللّٰہُ کا لام پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : اللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو یا الف ہو تو اس لام کو خوب موٹا پڑھنا چاہیے۔

جیسے : ھُوَ اللّٰہُ۔ رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ۔ قَالُوا اللّٰھُمَّ اور آللّٰہُ۔

اور اگر اس لام سے پہلے زیر ہو تو لام باریک ہوتا ہے۔

جیسے : بِسْمِ اللّٰہِ اور قُلِ اللّٰھُمَّ۔

ان دو لاموں کے سوا ہر جگہ اور ہر حالت میں لام باریک ہی ہوتا ہے جیسے :

مَاوَلّٰھُمْ اَنْ لَّا اِلٰہَ



سترھواں سبق

راء کو موٹا پڑھنے کے قاعدے

س: راء کے موٹا اور باریک ہونے کی صورتیں مع مثالیں بیان کریں۔

ج: راء بارہ حالتوں میں موٹی ہوتی ہے۔ تفصیل یہ ہے:

(۱) راء مفتوحہ غیر مشددہ جیسے رَحِیْم

(۲) راء مضمومہ غیر مشددہ جیسے رُبَمَا

(۳) راء مفتوحہ مشددہ جیسے اَلرَّحْمٰنُ

(۴) راء مضمومہ مشددہ جیسے مَرُّوْا

(۵) راء ساکن ما قبل مفتوح جیسے اَرْسَلَ

(۶) راء ساکن ما قبل مضموم جیسے یُرْزَقُوْنَ

(۷) راء ساکن ما قبل کسرہ عارضی جیسے اِرْجِعْ

(۸) راء ساکن ما قبل کسرہ دوسرے کلمہ میں جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ

(۹) راء ساکن ما قبل کسرہ مابعد حرف مستعلیہ جیسے قِرْطَاسٍ، فِرْقَةٍ، مِرْصَادْ، اِرْصَادًا

(۱۰) راء ساکن ما قبل ساکن ما قبل مفتوح جیسے قَدْرْ (وقف میں)

(۱۱) راء ساکن ما قبل ساکن ما قبل مضموم جیسے بِکُمُ الْعُسْرْ (وقف میں)

(۱۲) راءِ مضمومہ جس پر رَوم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے مُنْتَصِرُ ٥

فائدہ: سورۂ شعرآء میں لفظ فِرْقٍ کی راء جس طرح چاہو پڑھو موٹی یا باریک۔

نوٹ:

رَوم کے ساتھ وقف کا بیان آگے وقف کے باب میں آئے گا۔



اٹھارھواں سبق

راء کو باریک پڑھنے کی صورتیں

س : راء کتنی حالتوں میں باریک ہوتی ہے؟

ج : سات حالتوں میں راء باریک ہوتی ہے تفصیل یہ ہے

(۱) راء مکسورہ غیر مشددہ جیسے رِجَالٌ

(۲) راء مکسورہ مشددہ جیسے اَلرِّجَالُ

(۳) راء ساکن ماقبل مکسور جیسے شِرْعَةً

(۴) راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل مکسور جیسے حِجْرْ (وقف میں)

(۵) راء ساکن ماقبل یاء ساکن جیسے خیرْ ٥ قَدِیْرْ ٥ (وقف میں)

(۶) راء اِمالہ کی حالت میں جیسے مَجْرٖیْهَا

(۷) وہ زیر والی راء جس پر رَوم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے وَالْفَجْرِ ٥

س : موٹا اور باریک پڑھنے کا کیا نام ہے؟

ج : موٹا پڑھنے کو تفخیم اور باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔
اسی طرح موٹا حرف مفخم اور باریک مرقق کہا جاتا ہے۔

س : اِمالہ سے کیا مراد ہے اور قرآن میں کتنی جگہ ہے؟

ج : اِمالہ کے معنی ہیں جھکانا یعنی الف کو یاء کی طرف جھکانا۔ قرآن میں یہ صرف سورۂ ہود میں ایک جگہ ہے مَجْرٖیْهَا۔

انیسواں سبق

الف کی موٹائی اور باریکی

س : الف کے موٹا اور باریک ہونے کا کیا قاعدہ ہے؟

ج : الف ہمیشہ ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور ہمیشہ لفظ کے درمیان یا آخر میں ہوتا ہے۔ اس سے پہلے زبر والا حرف اگر موٹا ہو تو الف بھی موٹا ہوتا ہے۔

جیسے : قَالَ، رَانَ اَللّٰہُ، شَطَطَا ۝

اور اگر الف سے پہلے زبر والا حرف باریک ہو تو الف بھی باریک ہوگا۔

جیسے : کَانَ، کِتَابٌ۔

س : الف سے پہلے آنے والے موٹے حروف کتنے ہو سکتے ہیں؟

ج : سات مستعلیہ جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے اور ہمیشہ پر ہی ہوتے ہیں اور دو حرف لام وراء جن میں تفخیم عارضی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ (ان دونوں کی تفخیم کے قاعدے گزر چکے ہیں) خلاصہ یہ کہ مفخم حروف دس ہیں سات مستعلیہ جن کی تفخیم صفت لازمہ ہے اور تین حروف لَارْ جن کی تفخیم عارضی ہے۔ مگر الف سے پہلے الف نہیں آسکتا اس لیے ان دس حرفوں میں سے نو ہی الف سے پہلے آسکتے ہیں۔



بیسواں سبق

نون ساکنہ و تنوین میں فرق

س : نون ساکن و تنوین میں کیا فرق ہے؟

ج : نون ساکنہ اور تنوین میں تین طرح فرق کیا جا سکتا ہے۔

(۱) نون ساکنہ لکھا ہوا ہوتا ہے جیسے اَفَمَنْ نون تنوین لکھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ بطور علامت اس کی جگہ دو زبر یا دو زیر یا دو پیش لکھے جاتے ہیں۔

جیسے : اَحَدٌ جُزْءًا قُرَیْشٍ ۔

(۲) نون ساکنہ وصل اور وقف دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے مثلاً کُنْ نون تنوین صرف وصل میں پڑھا جاتا ہے مگر وقف میں نہیں پڑھا جاتا جیسے اَحَدٌ ٥ کو وقف میں اَحَدْ پڑھیں گے۔

(۳) نون ساکنہ لفظ کے درمیان میں؛ اور آخر میں ہر جگہ آ سکتا ہے جیسے اَنْعَمْتَ اور کُنْ۔ مگر نون تنوین ہمیشہ آخر میں ہی ہوتا ہے۔

جیسے : کُفُوًا۔



اکیسواں سبق

نون ساکنہ و تنوین کے حال

س : نون ساکنہ اور نون تنوین کے کتنے حال ہیں؟

ج : چار حال ہیں :

(۱) اظہار (۲) ادغام (۳) قلب (۴) اخفا۔

س : ان چاروں کی تفصیل کس طرح ہے؟

ج : (۱) اظہار : نون ساکنہ یا تنوین کے بعد اگر کوئی حرف حلقی آئے تو نون ساکنہ ظاہر کر کے بلا غنہ پڑھتے ہیں خواہ یہ صورت ایک کلمے میں ہو یا دو میں جیسے اَنْعَمْتَ، مَنْ اٰمَنَ، شَیْءٍ عَلِیْم۔ اس اظہار کو اظہار حلقی کہتے ہیں۔

(۲) ادغام : اگر نون ساکنہ و تنوین کے بعد یَرْمَلُوْن کے چھ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوتا ہے یعنی نون کو ان حرفوں میں اس طرح ملا کر پڑھتے ہیں کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ہوتے ہیں جیسے مِنْ وَّالٍ، بِحِجَارَۃٍ مِّنْ۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں (۱) غنّہ کے ساتھ یہ چار حروف یَنْمُوْ میں ہوتا ہے اور (۲) بلا غنہ یہ دو حرف لام و راء میں ہوتا ہے۔

نوٹ : سات جگہ یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا صِنْوَانٌ، قِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ،

دُنْیَا' یٰسٓ وَالْقُرْاٰن' نٓ وَ الْقَلَمِ' مَنْ سکتہ رَاقٍ۔

(۳) **قلب** : یعنی نون ساکنہ و تنوین کو میم سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھنا یہ بدلنا اس وقت ہوتا ہے کہ نون یا تنوین کے بعد با آجائے خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو میں جیسے سُنْۢبُلَةٍ' مِنْۢ بَیْنِ' عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْن

(۴) **اخفاء** : یعنی نون کو بلا تشدید غنہ کے ساتھ اس طرح پڑھا جائے کہ اس کی آواز اظہار کی طرح صاف نہ سنائی دے۔

یہ اس وقت ہو گا کہ نون ساکنہ و تنوین کے بعد (حروف حلقی اور یرملون اور باء کے علاوہ) باقی حرفوں میں سے کوئی حرف آئے خواہ ایک لفظ میں یا دو میں اس کو اخفاءِ حقیقی کہتے ہیں جیسے :

مِنْ قَبْلِكَ' كُنْتُمْ' شَیْءٍ قَدِیْر



بائیسواں سبق

میم ساکنہ کے حال

س : میم ساکنہ کے کتنے حال ہیں؟

ج : میم ساکنہ کے تین حال ہیں۔

(۱) اِدغام (۲) اِخفاء (۳) اِظہار

(۱) اِدغام : یعنی میم ساکنہ کے بعد دوسری میم آئے تو دونوں کو ایک ساتھ غنہ کرتے ہوئے مشدد پڑھیں گے جیسے وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ

(۲) اِخفاء : یعنی میم ساکنہ کے بعد باء آئے تو میم میں غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کی نرمی سے ادا کریں گے جیسے يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

(۳) اِظہار : یعنی بلا غنہ اطباق شفتین سے میم کو ظاہر کر کے پڑھنا میم اور باء کے علاوہ میم کے بعد جو بھی حرف آئے گا تو میم کو ظاہر کر کے بلا غنہ پڑھیں گے جیسے اَنْعَمْتَ کی میم۔ اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

فائدہ : نون ساکنہ اور میم ساکنہ کے ایک جیسے حال ہیں بس فرق یہ ہے کہ نون ساکنہ میں قلب بھی ہے لیکن میم میں نہیں باقی تین حال دونوں حرفوں میں ہیں۔

غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ نون ساکنہ میں اخفاء زیادہ ہے اور میم میں اظہار۔

تیئسواں سبق

حروف غنہ - اِخفاء

س : اِخفاء کی تشریح کریں

ج : اِخفاء کی حقیقت یہ ہے کہ نون و میم کی آواز کو بلا تشدید غنہ کے ساتھ اس طرح نکالنا کہ وہ مخرج سے صاف نہ نکلے بلکہ کچھ ادھوری سی ظاہر ہو' اخفاء کی حالت میں نون و میم کو مخفاۃ کہتے ہیں۔

س : حروف غُنّہ کتنے ہیں؟

ج : حروف غُنّہ صرف نون اور میم ہی ہو سکتے ہیں اور کسی حرف میں غُنّہ نہیں ہوتا۔ نون تین حالتوں میں اور میم دو حالتوں میں حرف غُنّہ ہوتے ہیں۔

نُون کی تفصیل :

(۱) نُون مشدد جیسے اِنَّ

(۲) نون مخفاۃ یعنی وہ نون جس میں اخفاء ہو رہا ہو جیسے کُنْتُمْ

(۳) یَنْمُوْ کے چار حرفوں میں (غنہ کے ساتھ) ادغام جیسے مَنْ یَشَآءُ، مِنْ مَّآءٍ، مِنْ نَّارٍ۔

میم کی تفصیل :

(۱) میم مشدد جیسے ثُمَّ، اَمْ مَّنْ

(۲) میم مخفاۃ جیسے وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ خلاصہ یہ کہ حروف غنہ پانچ ہیں۔



چوبیسواں سبق

ہمزہ

س : ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : ہمزہ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) قطعیّہ (۲) وصلیّہ

قطعیّہ : جو ہر حال میں پڑھا جاتا ہے اور کبھی بھی حذف نہیں ہوتا۔

جیسے : اَطَعْتُہٗ، اَلْقِیَا، اَخْرِجْ، اَنْذِرْ، اَدْعُوْ۔

وصلیہ : وصلیہ وہ ہے کہ شروع میں تو پڑھا جائے مگر عبارت کے درمیان میں آئے تو گر جائے جیسے فَانْفَجَرَتْ کہ اصل میں فَاِنْفَجَرَتْ اَمِ ارْتَابُوْا کہ اصل میں اَمْ اِرْتَابُوْا ہے لَا انْفِصَامَ کہ اصل میں لَا اِنْفِصَامَ ہے۔

س : وصلیہ و قطعیہ کی پہچان کیا ہے؟

ج : (۱) اسموں کے شروع میں اَلْ کا ہمزہ وصلیہ ہوتا ہے جیسے اَلْکَوْثَرْ اَلْحَمْدُ، اَلَّذِیْ۔ یہ ہمزہ مفتوح ہوتا ہے۔

(۲) فعل جس کا تیسرا حرف مضموم ہو تو اس کا ہمزۂ وصلی مضموم ہوتا ہے جیسے اُقْتُلُوْا اور اگر تیسرا حرف مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزۂ وصلیہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے اِنْفَجَرَتْ، اِنْتَهُوْا، اِنْتِقَامٍ اِنْفِصَام۔

(۳) سات اسم ہیں جن کے شروع میں ہمزۂ وصلیہ مکسور ہے۔
اِسْمٌ اِبْنٌ اِبْنَةٌ اِمْرُؤٌ اِمْرَاَةٌ اِثْنَا اِثْنَتَا۔
مذکورہ ہمزوں کے سوا تمام ہمزے قطعی ہوتے ہیں:

(۱) فعل کے شروع میں ہمزۂ مفتوح ہو تو وہ قطعی ہوتا ہے جیسے اَذْهَبْتُمْ۔

(۲) مضارع واحد متکلم کا ہمزہ ہمیشہ قطعی ہوتا ہے جیسے وَاَعْتَزِلُكُمْ سَاُنْزِلُ

نوٹ:

پانچ فعل ہیں کہ ان میں تیسرے حرف پر پیش ہے لیکن ہمزۂ وصل مضموم ہونے کی بجائے مکسور ہے۔

(۱) اِمْشُوْا (۲) اِيْتُوْا
(۳) اِقْضُوْا (۴) اِبْنُوْا
(۵) اِتَّقُوْا



پچیسواں سبق

لامِ اَل

س : اَلْ کے لام کو اگلے حرف میں ملا کر یا ظاہر کر کے پڑھنے کا کیا نام ہے؟

ج : اسم کے شروع میں اَلْ کے لام کو اگلے حرف میں ملا کر پڑھنے کو ادغام اور ظاہر کر کے پڑھنے کو اظہار کہتے ہیں۔

س : اظہار کتنے حرفوں میں ہوتا ہے۔

ج : چودہ میں جن کا مجموعہ اِبْغِ حَجَّكَ وَ خَفْ عَقِيْمَهٗ ہے۔ جیسے اَلتِّیْنُ، اَلْبَرْقُ، اَلْهُدٰی ان کو حروف قمریّہ کہتے ہیں۔

س : ادغام کتنے حرفوں میں ہوتا ہے؟

ج : چودہ میں یعنی وہ باقی حروف جو قمریّہ کے سوا ہیں جیسے اَلشَّمْسُ، اَلزَّیْتُوْنُ، اَلثَّوابُ ایسے حرفوں کا نام شمسیّہ ہے۔

فائدہ :

فعل کے شروع یا درمیان میں جو لام ساکن ہو۔ اس کو ہمیشہ ظاہر کر کے پڑھیں گے جیسے :

فَالْتَقَمَهُ، فَالْتَقَطَهٗ، جَعَلْنَا، قُلْنَا



چھبیسواں سبق

ادغام واظہار

س : ادغام کی کیا تعریف ہے؟

ج : حرفِ ساکن کو حرفِ متحرک میں اس طرح ملا کر پڑھنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں پہلے حرف کو مدغم دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

س : اظہار کی تعریف کریں؟

ج : حرف کو اس کے مخرج وصفات کے ساتھ واضح پڑھنا۔

س : ادغام کی قسمیں بیان کریں؟

ج : ادغام کی کل پانچ قسمیں ہیں تفصیل یہ ہے۔

(۱) ادغام مثلین تام : یعنی مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی حرف ہوں اور یہ ادغام ہمیشہ تام ہی ہوتا ہے : مثلاً اِذْ ذَّهَبَ، اَنْ نَّعْبُدَ يُدْرِكْكُّمْ۔

(۲) ادغام متجانسین تام : مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی مخرج کے دو حرف ہوں اور پہلے حرف کی کوئی بھی آواز باقی نہ رہی ہو جیسے قَدْتَّبَيَّنَ اور اِذْظَّلَمُوْا

(۳) ادغام متجانسین ناقص : مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی مخرج کے دو

حرف ہوں مگر پہلے حرف کی کوئی آواز بھی باقی ہو جیسے بَسَطْتَ
کہ پہلے حرف طا کی صفت استعلاء اطباق باقی ہیں۔

نوٹ :

طاء کا ادغام تا میں قرآن میں چار جگہ ہوا ہے۔ بَسَطْتَّ، اَحَطْتُ
مَافَرَّطْتُّم، مَافَرَّطْتُّ اور ادغام متجانسین ناقص کی بس یہی چار مثالیں ہیں
اور کوئی نہیں۔

(۴) ادغام متقاربین تام : دو مخرجوں میں پائے جانے والے حرفوں
کو اس طرح ملانا کہ پہلے حرف کی کوئی بھی آواز باقی نہ رہے جیسے
قُلْ رَّبِّ، اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ۔

(۵) ادغام متقاربین ناقص : دو مخرجوں میں پائے جانے والے
حرفوں کو اس طرح ملانا کے پہلے حرف کی کوئی صفت بھی باقی
رہے مثلاً مَنْ يَّشَاءُ مِنْ وَّالٍ، نیز اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں بھی ادغام
ناقص جائز ہے یعنی قاف کی صفت استعلاء باقی رکھتے ہوئے۔

فائدہ :

(۱) مثلین کا پہلا حرف مدہ ہو تو ادغام نہ ہو گا جیسے : فِيْ يَوْمٍ، قَالُوْا
وَهُمْ۔

(۲) حروف حلقی میں مثلین کا ادغام تو ہوتا ہے جیسے يُوَجِّهْهُّ، مَالَمْ

تَسْطِعْ عَلَیْهِ- مگر متجانسین یا متقاربین کا ادغام نہیں ہوتا-
جیسے :

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ سَبِّحْهُ لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا-

(۳) زیادہ تر ادغام تام ہی ہوتا ہے ادغام ناقص صرف چار صورتوں میں ہے-

(۱) طاء کا تاء میں جیسے : بَسَطْتَ

(۲) نون کا واؤ میں جیسے : مِنْ وَّلِیٍّ

(۳) نون کا یاء میں جیسے : اَنْ یَّاْخُذَ

(۴) قاف کا کاف میں جو ایک جگہ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں جوازاً ہے-

ستائیسواں سبق

مد فرعی (متصل و منفصل)

س : مد اصلی و فرعی کا کیا مطلب ہے؟

ج : حروف مدہ کو ان کی اپنی اصلی اور فطری مقدار میں لمبا کرنا مد اصلی کہلاتا ہے جیسے قَالُوْا میں الف اور واو اور دَاعِیْ میں یاء۔ اور کسی سبب سے ان حروف مدہ کو زیادہ لمبا کرنا مد فرعی کہلاتا ہے۔ جیسے جَآءَ

س : مد فرعی کے سبب کتنے ہیں؟

ج : دو سبب ہیں ہمزہ، سکون اصلی یا عارضی

س : سکون اصلی و عارضی میں کیا فرق ہے؟

ج : سکون اصلی وہ سکون ہے جو ہمیشہ پڑھا جائے، سکون عارضی وہ کہ صرف وقف میں پایا جائے۔

س : سبب مد ہمزہ ہو تو اس مد فرعی کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : صرف دو حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو

جیسے : جَآءَ، سُوْٓءٌ، سِیْٓئَتْ اس کو مد متصل کہتے ہیں۔

اور دوسری قسم یہ کہ حرف مدہ کے بعد دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ ہو جیسے : اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا، فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اس کو مد منفصل کہتے ہیں۔

اٹھائیسواں سبق

مد فرعی (مد لازم و عارض)

س : سکون کے اعتبار سے مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : سکون کے اعتبار سے مد کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مد لازم (۲) مد جائز

مد لازم کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) مد لازم کلمی مثقل : حرف مدہ کلمہ میں ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو جیسے حَآجَّ

(۲) مد لازم کلمی مخفف : حروف مد کلمہ میں ہو اور اس کے بعد والے حرف پر سکون اصلی ہو جیسے آلْئٰن

(۳) مد لازم حرفی مثقل : حرف مدہ حروف مقطعات میں ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو جیسے الٓمّٓ میں لام

(۴) مد لازم حرفی مخفف : حرف مدہ حروف مقطعات میں ہو اور بعد والے پر سکونِ اصلی ہو جیسے الٓمّٓ میں میم

(۵) مد لازم لین : حرف لین کے بعد والے حرف پر سکون اصلی ہو اور یہ حرف مقطعات میں صرف عین میں دو جگہ ہے۔

کٓھٰیٰعٓصٓ (مریم) حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ (شوریٰ)

س : مد جائز کی قسمیں بتلایئے؟

ج : اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حرفِ مدہ کے بعد سکون عارضی ہو جیسے وقف میں اَلْعٰلَمِیْنَ٥ اس کو مد عارض وقفی کہتے ہیں۔

(۲) حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو جیسے وقف میں خَوْفٍ٥ صَیْفِ ٥ اس کو مد عارض لین کہتے ہیں۔

نوٹ :

مد لازم کلمی مخفف کی قرآن میں صرف ایک ہی مثال ہے آلْئٰنَ جو سورہ یونس میں دو جگہ ہے۔

فائدہ :

حروف مقطعات بعض سورتوں کے شروع میں کاٹ کر پڑھے جانے والے حروف کو کہتے ہیں۔

یہ چودہ حروف ہیں جن کا مجموعہ ہے نَقَصَ عَسَلُکُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ

ان میں تین طرح کے حروف ہیں۔

(۱) جن میں مد فرعی ہے۔ یہ آٹھ حرف ہیں نَقَصَ عَسَلُکُمْ

(۲) جن میں مد اصلی ہے یہ پانچ ہیں حَیٌّ طَهُرَ

(۳) جن میں کوئی مد نہیں ہے۔ یہ صرف ایک حرف الف ہے۔



اُنتیسواں سبق

مدوں کی مقداریں

س: مدوں کی مقداریں بتائیں؟

ج: مقداریں تین ہیں۔

(۱) قَصْر : یعنی اصلی مقدار بقدر دو حرکت۔

(۲) توسُّط : یعنی درمیانی مقدار بقدر چار حرکت۔

(۳) طُول : خوب لمبا مد کرنا بقدر چھ حرکت

س: مدوں کی قسموں میں مقداروں کو واضح کریں۔

ج: (۱) مد اصلی میں صرف قصر ہے۔

(۲) مد متصل و منفصل میں صرف توسط ہے۔

(۳) مد لازم کی چاروں قسموں میں طول ہے۔

(۴) مد لازم لین میں طول و توسط بہتر ہے' قصر اچھا نہیں۔

(۵) مد عارض وقفی میں طول بہتر ہے۔ پھر توسط' پھر قصر مد لین عارض میں قصر بہتر ہے' پھر توسط' پھر طول۔



تیسواں سبق

ھاءِ ضمیر

س: ہاءِ ضمیر کس کو کہتے ہیں؟

ج: عربی کے اعتبار سے یہ واحد مذکر غائب کی ضمیر (ہ) ہوتی ہے بمعنی اُس مثلاً کِتَابُہٗ (اُس کی کتاب)

س: اس ہاء کے کتنے قاعدے ہیں؟

ج: دو قاعدے ہیں ایک اس کی حرکت کا دوسرے اس کو کھینچنے نہ کھینچنے کا۔

س: حرکت کا قاعدہ کس طرح ہے؟

ج: اس ھاء سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو یا اس سے پہلا حرف یاء ساکنہ ہو۔ یہ ہاء مکسور ہوتی ہے جیسے فِیْہِ، بِہٖ ورنہ مضموم ہوتی ہے جیسے لَہٗ، وَ امْرَاَتُہٗ، اَخَاہُ، رَاَیْتُمُوْہُ، اَنْزَلْنٰہُ۔

فائدہ:

قرآن میں پانچ ہاءِ ضمیر ہیں جو اس قاعدے کے خلاف ہیں۔ (۱) اَرْجِہْ۔ (۲) اَلْقِہْ کہ بجائے مکسور ہونے کے ساکن ہے اور (۳) عَلَیْہُ اللّٰہَ اور (۴) وَمَا اَنْسَانِیْہُ کہ مکسور ہونے کی بجائے مضموم ہے (۵) وَیَتَّقْہِ کہ بجائے مضموم ہونے کے مکسور ہے۔

س : کھینچنے کا کیا قاعدہ ہے؟

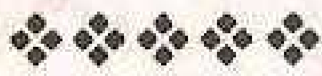
ج : ہاءِ ضمیر کے پہلے اور بعد والے دونوں حروف اگر متحرک ہوں تو وہ ہاء کھینچ کر پڑھی جائے گی جیسے اِنَّہٗ فِیْ ورنہ بلا کھینچے جیسے مِنْہُ الْاَنْھٰرُ لَہُ الْحَقُّ۔

فائدہ :

قرآن میں دو ضمیریں اس قاعدہ کے خلاف آئی ہیں :
یَرْضَہُ لَکُمْ کہ کھینچ کر پڑھنا صحیح نہیں اور فِیْہٖ مُھَانًا کہ اس کو بلا کھینچے پڑھنا صحیح نہیں۔

فائدہ :

کھینچ کر پڑھنے کو صلہ اور بغیر کھینچے پڑھنے کو قصر کہتے ہیں۔



اکتیسواں سبق

اجتماعِ ساکنین (الف)

س: اجتماعِ ساکنین کا کیا مطلب ہے؟

ج: اجتماعِ ساکنین کا مطلب ہے دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا۔

س: اس کے مختصر قاعدے کس طرح ہیں؟

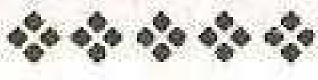
ج: اس کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں اور پہلا ساکن مدہ ہو۔ خواہ دوسرا ساکن اصلی ہو جیسے ءآلْئٰنَ، دَآبَّةٌ اور خواہ دوسرا ساکن عارضی ہو جیسے یَعْلَمُوْنَ۝ تُکَذِّبٰنْ۝ قَدِیْرْ۝ دونوں صورتوں میں یہ قسم جائز ہے اس کو اجتماعِ ساکنین علیٰ حدِہٖ کہتے ہیں۔

(۲) دوسری یہ کہ یہ دو ساکن دو کلموں میں ہوں یعنی پہلا ساکن پہلے کلمے کے آخر میں اور دوسرا ساکن دوسرے کلمے کے شروع میں مثلاً وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ کہ اصل میں وَ اسْتَبَقَا اَلْبَابَ تھا۔ اَلْبَابَ کے شروع ہمزۂ وصل درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے حذف ہو گیا تو دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے لفظ ہو گیا۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ یہ اجتماعِ ساکنین ناجائز ہے اس کو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کہتے ہیں۔

فائدہ: دو ساکنوں کے ایک کلمہ میں جمع ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو مگر یہ صورت ہمیشہ وقف ہی میں ہوتی ہے اور جائز ہے وصل میں نہیں ہوتی جیسے قَدْرْ ٥ عُسْرْ ٥ ذِکْرْ ٥



بتیسواں سبق

اجتماعِ ساکنین (ب)

س: اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ناجائز ہے تو کیا کرنا چاہیے؟

ج: دو کلموں کے اجتماع ساکنین کو ختم کرنے کے یہ طریقے ہیں۔

(۱) اگر پہلا ساکن حرف مد ہو تو حذف کیا جائے گا جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ، فِی الْاَرْضِ۔

(۲) اگر پہلا ساکن میم جمع ہو تو اس کو ضمہ دے دیں گے جیسے عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ۔

(۳) اگر پہلا ساکن واو لین جمع ہو تو اس کو بھی ضمہ دے دیں گے جیسے وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ۔

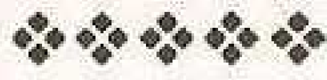
(۴) اگر پہلا ساکن مِنْ کا نون ہو تو زبر دیں گے جیسے مِنَ النَّاسِ

(۵) اگر پہلا ساکن الٓمّٓ کی میم ہو تو بھی زبر دیں گے یعنی الٓمّٓ اللّٰہُ پڑھیں گے۔

(۶) اگر ان میں سے کوئی بھی صورت نہ ہو تو پھر پہلے ساکن کو زیر دیں گے جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اور اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔

فائدہ:

ایک کلمہ کے آخر میں تنوین ہو دوسرے کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو تو ہمزہ وصل حذف ہو گا اور دو ساکن دو کلموں میں جمع ہونے کی صورت پیدا ہو جائے گی لہذا پہلے ساکن یعنی تنوین کو کسرہ دے دیں گے جیسے بِزِیْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ، خَبِیْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ



فائدہ

س : حرکات کس طرح ادا ہوتی ہیں؟

ج : حرکات زیر' زبر 'پیش کو کہتے ہیں۔

زبر : سیدھا منہ کھول کر ادا کرنا چاہیے جس سے حرف کی آواز کھل کر نکلتی ہے جیسے :بَ' تَ' ثَ

زیر : ہونٹوں کو نیچے کی طرف کو مائل کر کے یاءِ معروف کی سی بو دے کر ادا کرنا چاہیے جیسے قِ' لِ' مِ

پیش : ہونٹوں کو گول کر کے واوٗ معروف کی سی آواز سے نکالو جیسے : شُ' طُ' رُ

س : ان کی غلط ادائیگی کی کیا صورت ہے؟

ج : زبر میں ہونٹوں کو گول کر دینا یا ہونٹوں کو نیچے کی طرف مائل کر دینا دونوں صورتوں میں زبر غلط ادا ہوگا۔

زیر میں منہ کھل جانے یا ہونٹوں میں گولائی آجانے کی ہر دو صورتوں میں زیر کی ادا صحیح نہ ہوگی۔

پیش میں منہ کھل جانے یا ہونٹوں کے نیچے کی طرف مائل ہونے سے پیش صحیح نہ ہوگا۔

س : سکون کا کیا مطلب ہے؟

ج : سکون کی ادا یہ ہے کہ حرف میں حرکت کی یا ملنے کی کیفیت نہ

ہونی چاہیے اسی لیے اَلْحَمْدُ کے لام کو یا اَنْعَمْتَ کے نون کو ہلانا غلط ہے۔البتہ قلقلہ کے حرفوں کو ہلانا چاہیے۔

س : تشدید کا کیا مطلب ہے؟

ج : تشدید والا حرف دو دفعہ پڑھا جاتا ہے پہلے ساکن پھر متحرک۔ اس لیے تشدید والے حرف کی ادا میں دو حرفوں کی دیر ہوتی ہے اسی لیے حرف مشدد پر وقف ہو تو حرف کی ادا میں قدرے دیر ہونی چاہیے کیونکہ مشدد پہلے ساکن تھا پھر متحرک وقف میں یہ متحرک بھی ساکن ہو گیا تو دونوں ساکن ادا کرنے چاہئیں جیسے : اَلْمَفَرّْ ٥

نوٹ : زیر اور پیش ہمیشہ باریک ہی ہوتے ہیں اور زبر باریک حرف پر ہو تو باریک ورنہ پُر ہوتا ہے۔

فائدہ :

س : لَا تَاْمَنَّا کو کس طرح پڑھیں؟

ج : لَا تَاْمَنَّا میں جو نون مشدد ہے تشدید کی وجہ سے یہ پہلے ساکن پڑھا جائے گا پھر متحرک جس وقت پہلے ساکن پڑھیں تو دونوں ہونٹوں کو گول کر لیں اور ساتھ ہی الف کے برابر غنہ بھی کریں کیونکہ مشدد ہے اور ہر نون مشدد میں غنہ ضروری ہے لیکن جب نون کو متحرک پڑھیں تو ہونٹوں میں گولائی بالکل نہ رہے۔

فائدہ:

س: وہ صاد سے لکھے ہوئے الفاظ کس طرح پڑھے جائیں جن پر چھوٹا سا سین بھی لکھا ہوتا ہے۔

ج: یہ الفاظ چار ہیں (۱) ویَبْصُۜطُ (پارہ ۲ رکوع ۱۶) (۲) بَصْۜطَةً (پارہ ۸ رکوع ۱۶) (۳) اَلْمُصَۜيْطِرُوْن (پارہ ۲۷ رکوع ۴) (۴) بِمُصَۜيْطِرٍ (سورۂ غاشیہ) پہلے دو لفظوں میں صرف سین ہی پڑھیں گے نمبر ۳ میں سین اور صاد دونوں پڑھنا جائز ہے نمبر ۴ میں صرف صاد پڑھیں گے۔



تینتیسواں سبق

وقف کس طرح کرے؟

س: وَقف کا کیا مطلب ہے؟

ج: کلمہ کے آخر میں سانس لے کر ٹھہرنا اور کلمہ سے یہ مراد ہے کہ وہ لفظ آگے کسی دوسرے لفظ سے ملا کر نہ لکھا ہو جیسے مِنْكُمْ۔ کہ مِنْ پر وقف نہ کریں گے بلکہ کُمْ پر کریں گے۔

س: وقف میں کلمے کے آخری حرف کا کیا نام ہے؟

ج: موقوف علیہ

س: موقوف علیہ پر کس طرح ٹھہرنا چاہیے؟

ج: (۱) اگر موقوف علیہ پہلے ہی سے ساکن ہو تو اس پر سانس لے کر ٹھہر جانا ہی وقف ہو گا جیسے فَلَا تَنْهَرْ ○

(۲) موقوف علیہ پر عارضی حرکت ہو جیسے قَالَتِ الْاَعْرَابُ میں تاء پر اگر وقف کرنا ہو تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تاء کو ساکن پڑھ کر سانس لینے کے لیے ٹھہر جائے۔

(۳) لفظ کے آخر میں گول تاء ہو تو اس کو ساکن ہاء سے بدل کر ٹھہریں گے جیسے حَسَنَةً پر وقف کریں تو پڑھیں گے حَسَنَهْ ○

(۴) لفظ کے آخر میں گول تاء کے علاوہ کوئی اور حرف ہو اور اس پر دو زبر کی تنوین ہو تو اس تنوین کو وقف میں الف سے بدل کر

پڑھیں گے جیسے نِدَآءً کو وقف میں نِدَآءَ ا پڑھیں گے۔

(۵) موقوف علیہ پر ایک زبر ہو تو اسے ساکن پڑھیں جیسے وَقَبَ کو وقف میں وَقَبْ ٥ پڑھیں گے۔

(٦) موقوف علیہ کے نیچے ایک زیر یا دو زیر ہوں جیسے تَاللّٰہِ اور نَعِیْمٍ۔

ایسی صورت میں وقف کے دو طریقے ہیں (۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بِالرَّوم پہلے کا مطلب ہے ساکن پڑھ کر ٹھہرنا دوسرے کا مطلب ہے موقوف علیہ کی حرکت (زیر) کو آہستہ آواز میں پڑھنا۔

(۷) موقوف علیہ پر ایک پیش یا دو پیش ہو جیسے نَسْتَعِیْنُ٥ اور عَظِیْمٌ٥ ایسی صورت میں وقف کے تین طریقے ہیں۔

(۱) وقف بالاسکان۔

(۲) وقف بِالرَّوم۔

(۳) وقف بالاشمام اشمام کا یہ مطلب ہے کہ حرف کو پڑھنا تو ساکن ہی ہے۔ مگر ہونٹوں کو اس طرح گول کر دینا جس طرح پیش ادا کرتے وقت ہوتے ہیں۔



چونتیسواں سبق

اسکان، روم، اشمام

س : اِسکان یا رَوم یا اِشمام کے ساتھ وقف کا کیا طریقہ ہے؟

ج : موقوف علیہ (یعنی کلمہ کے آخری حرف) کو ساکن کر کے سانس لیتے ہوئے ٹھہرنا وقف بالاسکان ہوتا ہے اور یہی طریقہ زیادہ مشہور ہے۔

(۲) موقوف علیہ کی حرکت کو آہستہ پڑھنا وقف بالروم کہلاتا ہے جیسے قَدْرٍ o

(۳) پیش والے حرف کو ساکن کر کے پڑھنا اور ساتھ ہی ہونٹوں کو گول کر کے پیش کی طرف اشارہ کرنا۔ یہ وقف بالاشمام ہے۔

فائدہ :

وقف بالاسکان ہر حرکت میں ہوتا ہے وقف بالروم صرف زیر اور پیش میں ہوتا ہے وقف بالاشمام صرف پیش میں ہوتا ہے۔

فائدہ :

وقف کا بہت بڑا اصول یہ ہے کہ رسم الخط کے تابع ہوتا ہے یعنی لفظ جس طرح لکھا ہوا ہو وقف میں اسی طرح پڑھیں گے اسی لیے گول تاء کو ہاء سے بدلتے ہیں۔ دو زبر کی تنوین کو الف سے بدلتے ہیں کیونکہ الف

لکھا ہوتا ہے جیسے عَلِیْمًاo الٹا پیش یا کھڑا زبر یا کھڑی زیر کو وقف میں نہیں پڑھا جاتا۔کیونکہ حرکات وسکنات رسم الخط سے خارج ہیں۔ان کی لکھائی کا وقف میں اعتبار نہیں۔

فائدہ:

س: روم واشمام کہاں جائز نہیں؟

ج: (۱) حرکت عارضی

(۲) گول تاء پر وقف بِالرَّوم یا بالاشمام جائز نہیں۔



پینتیسواں سبق

وقف کا معنی سے تعلق

س: وقف کس جگہ کرنا چاہیے؟

ج: وقف کے معنی سانس لے کر ٹھہرنا

چونکہ سانس سے وقف کا خاص تعلق ہے۔اس لیے وقف کی دو قسمیں ہوئیں۔

(۱) وقفِ اختیاری

(۲) وقفِ اضطراری

(۱) معانی پر نظر رکھ کر پڑھے کہ بات جہاں ختم ہو وہاں ٹھہرے تو یہ وقف اختیاری کہلائے گا۔

(۲) لیکن اگر ایسی جگہ وقف کرے کہ بات تو ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ سانس میں تنگی ہونے کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں ٹھہرا تو وقف اضطراری ہوگا۔



چھتیسواں سبق

کہاں وقف کرے؟

س: وقف کرنا ہو تو کس جگہ ٹھہرے؟

ج: بہتر یہ ہے کہ جہاں بات پوری ہو وہاں ٹھہرے بات پوری ہونے کے تین درجے ہوتے ہیں۔

(۱) جہاں مضمون ختم ہو جائے اس جگہ ٹھہرنا وقفِ تام ہے۔

جیسے: وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(۲) جہاں جملہ تو ختم ہوا ہو مگر مضمون ابھی ختم نہ ہوا ہو وہ وقف کافی ہے جیسے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥

(۳) مضمون یا جملہ ختم تو نہیں ہوا مگر جملہ کے درمیان کہیں ایسی جگہ ٹھہرا کہ بات کا کچھ مطلب سمجھ میں آجائے یہ وقفِ حسن ہے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ ٥

س: وقف کیا مگر بات کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئی تو اس وقف کا کیا نام ہے؟

ج: اس کو وقفِ قبیح کہتے ہیں جیسے سورہٗ فاتحہ میں اِیَّاكَ پر وقف کرے۔



سینتیسواں سبق

رموز

س : معنی معلوم نہ ہوں تو کیا کرے ؟

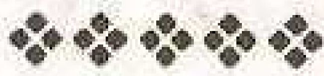
ج : بہتر یہ ہے کہ وقف کی رموز یعنی علامتوں پر ٹھہرے۔

رموز یہ ہیں :

م	ط	ج	ز

س : وقف کے بعد پیچھے سے دہرائیں یا آگے ابتدا کریں ؟

ج : اوپر ذکر کی گئی پانچ علامتوں پر ٹھہرے تو دہرائے نہیں آگے بڑھے اور اگر کوئی علامت نہ ہو یا لا ہو تو پیچھے سے لوٹا کر پڑھنا چاہیے !



اڑتیسواں سبق

کچھ ضروری مسائل

س : سکتہ سے کیا مراد ہے اور یہ کتنی جگہ ہے؟

ج : قرآن میں سکتہ چار جگہ ہے۔(۱) سورۂ کہف کے شروع میں وَلَمْ یَجْعَلْ لَهٗ عِوَجَا سکتہ قَيِّمًا (۲) سورۂ یٰسٓ رکوع ۴ میں مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا

(۳) سورۂ قیامہ میں مَنْ سکتہ رَاقٍ (۴) سورۂ مطففین میں كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ

سکتہ کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سانس لئے بغیر ذرا رک جاؤ- یہ بھی یاد رکھو کہ سکتہ کا حکم وقف ہی کا سا ہے- بس فرق یہ ہے کہ وقف میں آخر کلمہ کو ساکن کر کے سانس لے کر ٹھہر جاتے ہیں اور سکتہ میں سانس نہیں لیتے لہٰذا سورۂ کہف والی جگہ میں سکتہ اس طرح کرے کہ عِوَجًا دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل دے- اسی طرح مَنْ رَاقٍ میں مَنْ کے نون کو ساکن پڑھ کر سکتہ کرے آگے رَاقٍ میں نہ ملائے اور یہی صورت بَلْ رَانَ میں سمجھے پہلے دو موقعوں میں وقف کرنا بھی صحیح ہے اسی لیے وقف کی رمزیں بھی بنی ہوئی ہیں-

س : قرآن مجید میں وہ کونسے کلمات ہیں جن کے آخر میں لکھا ہوا الف وصل میں تو نہیں مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے؟

ج: ایسے کلمات سات ہیں۔(۱) اَنَا جہاں بھی ہو (۲) لٰکِنَّا سورۃ کہف رکوع ۵ میں۔ (۳) الظُّنُوْنَا ٥ سورۃ احزاب رکوع ۲ میں۔ (۴) الرَّسُوْلَا ٥ اور السَّبِیْلَا ٥ سورۃ احزاب رکوع ۸ میں۔(۶) سَلَاسِلَا (۷) پہلا لفظ قَوَارِیْرَا ٥ سورۃ دہر رکوع ۱ میں۔

نوٹ: اَنَامِلَ۔ اَنَاسِیَّ۔ اَنَابَ۔ اَنَابُوْا۔ لِلْاَنَامِ میں الف ہمیشہ پڑھا جائے گا۔

س: قرآن مجید میں کوئی ایسا لفظ ہے جس کو وقف میں دو طرح پڑھنا صحیح ہو۔

ج: صرف دو لفظ ہیں فَمَآ اٰتٰنِۦَ سورۃ نمل رکوع ۳ میں کہ فَمَآ اٰتٰنْ (بحذف یاء) اور فَمَآ اٰتٰنِیْ (باثبات یاء) دونوں طرح وقف صحیح ہے۔

اور (۲) سَلَاسِلَا سورۃ دہر میں کہ وقف میں سَلَاسِلْ (بحذف الف) اور سَلَاسِلَا (باثبات الف) دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔

س: وہ کلمات بتلایئے جن کے آخر میں الف اگرچہ بنا ہوا ہے مگر وصل اور وقف کسی حال میں اس کو پڑھنا صحیح نہیں؟

ج: ایسے کلمات نو ہیں (۱) اَوْیَعْفُوَا سورۃ بقرہ رکوع ۳۱۔ (۲) اَنْ تَبُوْٓءَا سورۃ مائدہ رکوع ۵۔ (۳) لِتَتْلُوَا سورۃ رعد رکوع

۴-(۴) لَن نَّدْعُوَا سورۂ کہف رکوع ۲-(۵) لِيَرْبُوَا سورۂ روم رکوع ۴ (۶) لِيَبْلُوَا سورۂ محمد ﷺ رکوع ۱-(۷) نَبْلُوَا سورۂ محمد ﷺ رکوع ۴-(۸) ثَمُوْدَا سورۂ ہود، فرقان، عنکبوت اور نجم میں (۹) دوسرا قَوَارِيْرَا سورۂ دہر میں-

س: وہ کلمات بتلایئے جن کے درمیان میں الف لکھا ہوا ہے- مگر زائد ہے یعنی پڑھا نہیں جاتا-

ج: سورۂ آل عمران میں لَاْ اِلَى اللهِ سورۂ توبہ میں وَلَاْ اَوْضَعُوْا سورۂ نمل میں لَاْ اَذْبَحَنَّهٗ سورۂ والصافات میں لَاْ اِلَى الْجَحِيْم نیز سورۂ آل عمران میں اَفَائِنْ اور متعدد جگہ مَلَائِهٖ اور سورۂ یونس میں مَلَائِهِمْ اور سورہ کہف میں لِشَاْیْءٍ اسی طرح مِنْ نَبَاْئِ- اور سورۂ فجر وغیرہ میں وَجَاْیْءَ اور مِائَةً وَ مِائَتَيْنِ جہاں بھی ہوں-

س: کوئی ایسا لفظ جس کو روایت حفص میں دو طرح پڑھنا صحیح ہو وصل ووقف دونوں میں؟

ج: سورہ روم رکوع ۶ میں ضُعْفٍ دو جگہ اور ضُعْفًا ایک جگہ- ان تینوں میں ضاد کا ضمہ اور فتحہ دونوں پڑھنا جائز ہیں-



اُنتالیسواں سبق

مختلف معلومات

س : مقطوع وموصول اور تاء طویلہ ومُدَوَّرہ کی تشریح کریں۔

ج : کلمات علیحدہ علیحدہ لکھے ہوئے ہوں تو مقطوع ہیں' ہر ایک کے آخر میں وقف صحیح ہے مثلاً فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ نساء رکوع ۱۱ اور مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ کہف رکوع ۶ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ فرقان رکوع ۱ فَمَالِ الَّذِيْنَ معارج چار جگہوں میں لام کو جو حرف جار ہے مجرور سے علیحدہ لکھا ہے رسم الخط کی اتباع میں لام پر وقف جائز ہے اور ملا کر لکھے ہوئے کلمات میں جن کو موصول کہتے ہیں صرف دوسرے کلمے پر وقف کریں گے مثلاً دَعَوْهُمْ میں هُمْ پر وقف کیا جائے گا دَعَوْ پر نہیں۔

آخرِ اسما میں تاءِ تانیث قرآن مجید میں اکثر تو مُدَوَّر بشکل ھاء ہی لکھی گئی ہے مگر کہیں کہیں طویل بھی لکھی گئی ہے دونوں صورتوں میں وقف رسم الخط کے تابع ہو گا یعنی گول تاء ھا سے بدل جائے گی اور لمبی تاء' تاء ہی پڑھی جائے گی مثلاً اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ میں۔

س : عیوب تلاوت کیا ہیں؟

ج : عیوب تلاوت جن سے بچنا ضروری ہے۔ یہ ہیں۔

(۱) تطریب : مد اصلی کو زیادہ لمبا کرنا۔

(۲) ترعید : بغیر لطافت کے گرجدار آواز میں پڑھنا۔

(۳) تَطْنِین : ناک میں پڑھنا۔

(۴) ترقیص : حرف کو ساکن پڑھ کر پھر حرکت پڑھنا مثلاً اَنْ هَدَیْنا۔

(۵) عَنعنہ : ہمزہ میں عین کی آواز ملانا یا اس کے برعکس۔

(۶) رَکْزَہ : اظہار کی جگہ ادغام کرنا مثلاً فاصفح عنهم میں۔

(۷) وَثْبَہ : پہلا لفظ مکمل کئے بغیر دوسرا شروع کر دینا۔

(۸) تمطیط : حرکات لمبی کرنا۔

(۹) ہَمْہَمَہ : حرف مخفف کو مشدد یا برعکس پڑھنا۔



چالیسواں سبق

آدابِ تلاوت

بعد آداب تعلم و تعلیم قرآن مجید تلاوت و دعائے ختم وغیرہ میں یوں تو بہت آداب ہیں مگر بعض ضروری چیزیں لکھی جاتی ہیں۔ تصحیح مخارج و صفات حروف، خوش آوازی، فہم معانی، عمل۔ اخلاص، وضو، مسواک، خوشبو لگانا، جمائی کے وقت ٹھہر جانا، طہارت و صفائی، مکان بازار اور مجمع سفہا میں نہ پڑھنا، ہنسنے سے اور درمیان قرآءت کے اجنبی بات سے اجتناب کرنا، عمدہ کپڑے پہننا، قبلہ رخ بیٹھنا، سکون و وقار سے سر نگوں ہو بیٹھنا، قبل قرآءت اعوذ، بسم اللہ پڑھنا، بین السر والجہر پڑھنا، اوامر و نواہی میں تامل کرنا اور دل سے قبول کرنا اپنی تقصیرات پر استغفار کرنا، جب حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک آئے درود پڑھنا، آیت رحمت پر خوش ہونا اور دعا مانگنا آیت عذاب پر ڈرنا پناہ مانگنا۔ آیت تنزیہ پر تنزیہ کرنا، آیت دعا پر تضرع کرنا۔ والتین کے آخر میں کہنا بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰالِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ سورۂ قیامہ کے آخر میں بَلٰی کہنا۔ سورۂ مُرسلات کے آخر میں اٰمَنَّا بِاللهِ کہنا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان پر وَلَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ کہنا، سورۂ ملک کے آخر

میں اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھنا' والضحٰی سے آخر قرآن تک ہر سورۃ کے ختم پر تکبیر کہنا۔ جب کفار کا مقولہ آئے پست آواز سے پڑھنا' رونا یا غم وعید یاد کر کے رونا'

آیت سجدہ پر سجدہ کرنا' سننے والوں کو بات قطع کر دینا۔ جب پڑھ چکے یوں کہنا صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ۔



قرآءت اکیڈمی کی کچھ اہم مطبوعات

جمال القرآن : کتابت' طباعت دیدہ زیب' سرورق انتہائی خوش نما' قاری اظہار احمد صاحب تھانوی کے حواشی سے مزین۔

تیسیر التجوید : تالیف ماہر فن حضرت مولانا قاری عبدالخالق سہارنپوریؒ' تجوید کے مسائل میں جامع اور مستند کتاب' حاشیہ میں قاری اظہار احمد صاحب تھانوی کے قلم سے عمدہ تشریحات۔

فوائد مکیہ : معہ حاشیہ بے نظیر تعلیقات مالکیہ' حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ کے نہایت علمی اور پرمغز حواشی سے مزین۔

المقدمۃ الجزریہ : معہ تحفۃ الاطفال آخر میں ترتیب وار اشعار کا ترجمہ۔ مترجم قاری اظہار احمد تھانوی صاحب۔

الجواہر النقیہ : شرح جزری اردو مکمل فنی معلومات کا خزانہ از قاری اظہار احمد تھانوی صاحب۔

امانیہ : شرح شاطبیہ اردو غیر ضروری طوالت سے خالی' آسان اور عام فہم اردو میں اشعار کی تشریح' طلباء کے لیے نہایت مفید از قاری اظہار احمد تھانوی صاحب (دو جلد میں مکمل)

البدور الزاہرہ : عشرہ کے اجراء کے لیے مشہور زمانہ کتاب از شیخ عبدالفتاح القاضی۔

مجموعہ نادرہ : تجوید القرآن یادگار حق القرآن اور تعلیم الوقف کا نادر مجموعہ معہ حواشی نادرہ از قاری اظہار احمد تھانوی صاحب۔

افضل الدرر : شرح رائیہ عربی از حضرت قاری عبدالرحمن مکی الٰہ آبادیؒ رسم قرآنی کی مقبول عام کتاب۔

خلاصۃ التجوید : از قاری اظہار احمد تھانوی صاحب تجوید کے تمام اہم مسائل کا خلاصہ اسم بامسمی۔

ملنے کا پتہ

قرآءت اکیڈمی' ۲۸-الفضل مارکیٹ' ۱۷-اردو بازار لاہور